

چھوٹی سی الجھن ہے

by Prof Ashfaq Ahmed Khan

ایک محفل میں ایک حضرت نے میری ایک بات پر سوال کیا کہ
"آپ کا مسلک کیا ہے؟"
میں نے جواب دیا "کچھ نہیں۔"

کہنے لگے "پھر بھی۔"
میں نے کہا "الحمد للہ میں مسلم ہوں اور یہ نام اللہ کا دیا ہوا ہے۔"

"طنزیہ فرمانے لگے کہ "کہیں بھی جانا ہو، بندے کا کوئی ایک راستہ ہوتا ہے۔"
"ادب سے عرض کی، "حضور میں پکی سڑک پر چلنا پسند کرتا ہوں، پگڈنڈیاں چھوڑ دیتا ہوں۔"

اور یہ صرف ایک دفعہ کی بات نہیں، اکثر لوگ اچھے بھلے سمجھدار اور پڑھے لکھے بھی یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے
ہیں کہ دوسرا کسی مسلک کی پیروی نہیں کرتا۔

تو میری ایک چھوٹی سی الجھن ہے، آپ مدد کر دیجئے۔ خطبہ حجۃ الوداع اور تاریخی موقعے کا ذکر تو آپ سب نے یقیناً پڑھا
ہوگا۔ کوئی لاکھ سوا لاکھ کا مجمع تھا۔ کوئی مجھے بتائے گا کہ اس وقت موجود صحابہ اور نو مسلم شیعہ تھے یا سنی؟
میں جاننا چاہتا ہوں کہ

- ۱۷۰۳ سے پہلے جب عبدالوہاب نجدی،

- ۱۸۵۶ سے پہلے احمد رضا خان بریلوی،

- ۱۸۶۶ سے پہلے دارلعلوم دیوبند،

لگ بھگ ۱۰۰ سال پہلے جب اہل حدیث اور سلفی تحریک جب وجود نہیں رکھتے تھے

تو عام سادہ مسلمانوں کو کیا کہا جاتا تھا اور کیا ان سب تحریکوں، مدرسوں اور شخصیات نے خود یا اپنے ماننے والوں کی
وجہ سے ایک مسلک اور فرقوں کا روپ نہیں دھارا؟

کیا ان سب نے مسلمانوں کو تقسیم کیا یا متحد کیا؟

رنگ، نسل، زبان، علاقے اور برادری کی تقسیم کیا ابھی مسلمانوں کے لئے ناکافی تھی کہ مذہب کے اندر فرقے متعارف کروانے
گئے؟

کیا ہمارے قابل احترام اساتذہ، جن کو ہم آئمہ کرام کہتے ہیں، کیا ہم کو کبھی اپنی پوری زندگیوں میں ایک بار بھی حنفی، مالکی،
شافعی، حنبلی، اور جعفریہ میں بٹنے کا درس دے کر گئے؟
تصوف کے نام پر جو سلسلے بنائے گئے اور راستے جدا کئے گئے ان کی تفصیل الگ ہے۔

میری یہ بھی رہنمائی کوئی فرما دے کہ اگر یہ محض فقہی، فکری اور علمی مسالک ہیں تو مسجدیں کیوں الگ ہیں؟
ڈاڑھی کا سانز، ٹوپی کا سٹائل، عمامے کا رنگ، جھنڈے کی شبیہ، نماز میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ، اور مدرسے کا سلیبس کیوں
الگ ہے؟

تقسیم اتنی خوفناک ہے کہ عقائد، رسومات، تہوار، بچے اور بچیوں کے نام، زمانے کے امام، حتیٰ کہ صحابہ کرام تک بانٹ
رکھے ہیں۔ یہاں شبہ دماغوں نے کالا، سفید، نارنجی، ہرا، پیلا اور بھورا سب رنگ اپنے ساتھ مخصوص کر رکھے ہیں۔ سارا
زور اس بات پر کیوں ہے کہ کوئی ہمیں جس 'حالت' میں بھی دیکھے پہچان جائے کہ ہم 'الگ' ہیں اور فلاں ہیں۔ جناب والا
مجھ کم علم اور کم عقل کو یہ بھی سمجھا دیں کہ مدرسوں، فتووں کی کتابوں اور لوگوں کی باتوں سے نکلا ہوا مسلک اور فرقہ
موروثی کیسے ہوتا ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ بھی کسی ملٹی نیشنل پرائیکٹ کی طرح لیبل لگا کر آتا ہے کہ ان کے سامنے
ماڈرن کارپوریٹ کلچر، مارکیٹنگ اور برانڈنگ تو ابھی کل کی بات لگتی ہے۔

آج کے مقابلے میں تو اچھے دور تھے شائد وہ جب مناظرے اور چیلنج کیے جاتے تھے۔ اول اول بحث مباحثہ ہی تھا لیکن پھر
بات آگے بڑھتی گئی۔ پہلے تو محض ایک دوسرے کو لعنت ملامت اور تیرے بھیج کر کام چلا لیا جاتا تھا، پھر کفر کے فتوے
مارکیٹ میں آئے۔ بات جنت اور دوزخ کے سرٹیفیکیٹ بانٹنے تک چلی گئی۔ پھر چند "جدت پسندوں" نے سیدھا وہاں تک
پہنچانے کا کام بھی اپنے ذمہ بہ احسن و خوبی لے لیا۔ ٹیکنالوجی نے ترقی کی اور یہ "سانینسدان" گروہ در گروہ لوگوں جنت

بلکہ اپنی طرف سے دوزخ کو روانہ کرنے لگے۔ میرے رسول ہادی و برحق نے تو منع کرنے کے لئے اور ہماری پستی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بنی اسرائیل سے تقابلے میں ہمارے 73 فرقے کہے، ہم نے اس حدیث سے اپنے فرقے کے صحیح اور جنتی ہونے کا جواز گھڑ لیا، اور باقی سب کو ٹھکانے لگا دیا۔ اب ہوتے تو پتہ نہیں کیا کہتے،

لیکن نصف صدی پہلے ابن انشاء نے لکھا تھا،
دائروں کی کئی اقسام ہیں۔ ایک دائرہ اسلام کا بھی ہے۔ پہلے اس میں لوگوں کو داخل کیا جاتا تھا۔ اب عرصہ ہوا داخلہ بند ہے "
"۔ صرف خارج کیا جاتا ہے

اللہ رب العزت نے تو کہا "اُن لوگوں میں سے نہ ہونا جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے ہو گئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے" (سورہ الروم)۔

اور اللہ یہ بھی تو کہتا ہے کہ "جن لوگوں نے دین کو فرقے کر دیا اور گروہوں میں بٹ گئے، (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دو تمہارا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے پھر جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں وہ ان کو (سب) بتائے گا" (سورہ الانعام)۔

یہ آیت بھی تو سب کو یاد ہی ہوگی کہ "سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور تفرقے میں نہ پڑنا" (سورہ آل عمران)۔

اور کیا اللہ نے اپنے تقسیم کو اپنے عذاب سے تشبیہ نہیں دی؟ جب فرمایا کہ "کہہ دو کہ وہ قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر دے اور ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھادے۔ دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں" (سورہ الانعام)۔
جو دین فرق مٹانے اور ایک لڑی میں پرونے آیا تھا، اس کو ہم نے بالکل الٹ بنا کر خاتون میں رکھ دیا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کوئی بھی فارم پر کرتے ہوئے جب میں مسلک کا خانے خالی چھوڑتا ہوں تو دوسرے کو اعتراض کیوں ہوتا ہے۔ جب کوئی تعارف کرواتا ہے تو اس کو صرف الحمد للہ میں مسلمان ہوں کہنے پر شرمندگی کیوں ہوتی ہے۔

کیا ہماری نظروں سے یہ آیت نہیں گزری کہ "اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، اس سے پہلے (کی کتابوں میں) بھی اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ یہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں اور تم بنی نوع انسان پر گواہ ہو جاؤ"۔ (سورہ الحج)۔

معاذ اللہ، نعوذ باللہ ہم اور ہمارے تکبر کیا اتنے بڑے ہیں کہ ہم کو اسلام اور اللہ کے بیان میں کوئی کمی لگتی ہے اور ہم اللہ کے دینے ہوئے نام یعنی صرف مسلم کے ساتھ شیعہ، سنی، وہابی، دیوبندی، سلفی، اہل حدیث یا بریلوی لگا کر پورا کرتے ہیں۔ ہم نے سب امامین کو زمانے کا استاد تسلیم کیوں نہیں کیا؟

اگر ایک ہی مسلے پر سپیشلسٹ ڈاکٹرز کا پینل اختلاف رائے کا اظہار کرتا ہے، اگر ایک ہی کیس میں سپریم کورٹ کے ججز اختلافی نوٹ لکھتے ہیں اور اگر ہی مظہر کائنات پر سائنسدان متنوع نظریات پیش کر سکتے ہیں تو ہم کبھی طب، قانون اور سائنس اور اس کے ماہرین پر انگلی نہیں اٹھاتے، ان کے پیچھے مسالک قائم نہیں کرتے اور ان کے مشترکہ نقائص نہیں نکالتے۔ بلکہ ایک طالب علم کی حیثیت سے سب کو مان کر اور پڑھ کر اپنے علم کی بنیاد رکھتے ہیں۔ تو پھر ہمیں کس چیز نے کاٹا ہے کہ ہم در بدر، رنگ برنگی دکانوں پر پھرتے ہیں اور اصل تو دور کی بات، کیوں نقل کے دھوکے میں خالی رنگین پیکنگ اٹھانے لئے پھرتے ہیں

...تو میری یہ چھوٹی سی الجھن ہے
منقول

میری رائے میں تمام احباب کو یہ پوسٹ زیادہ سے زیادہ پھیلائی چاہئے تاکہ اسے پڑھ کر کچھ لوگ تو شعور پا جائیں۔ (اشفاق احمد خان)

Read Al-Quraan, the Miracle of Miracles and free from contradictions and errors

<http://global-right-path.webs.com> <http://global-right-path.blogspot.com> <http://www.global-right-path.com>

Email to global-right-path+subscribe@googlegroups.com to subscribe